بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ جمعہ

دین کی پابندی کے بغیر انسان کی قدر

۲۳ اکتوبر ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو — سورۃ آل عمران: ۱۰۲

میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔

اما بعد: چودہ سو سال سے بھی زیادہ پہلے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے: "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کسی آدمی کے بارے میں کہا جائے گا: کتنا مضبوط ہے! کتنا خوش مزاج ہے! کتنا عقلمند ہے! حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔" کتنا مضبوط ہے! کتنا عقلمند ہے! اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان نہیں! اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ لوگوں کے ترازو اللہ تعالیٰ کے ترازو سے بالکل مختلف ہو جائیں گے۔ انسان کے بارے میں کہا جاتا ہے: کتنا خوش مزاج ہے! کتنا عقلمند ہے! اس پر تعریف و توصیف کی بارش کی جاتی ہے، اور لوگوں کے پیمانوں کے مطابق اس کی قدر بڑھا دی جاتی ہے، لیکن اللہ کے ترازو میں وہ کچھ بھی نہیں! کچھ بھی نہیں! **تو دین کی پابندی کے بغیر انسان کی کیا قدر ہے؟**

اے مومن بھائیو! آئیے اللہ کے ترازو کی بات سنیں کہ وہ اس انسان کی قدر و قیمت کے بارے میں کیا کہتا ہے جو دین کی پابندی کو حقیر سمجھتا ہے، جو دین کی پابندی کو طلاق دے دیتا ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے: (اور انہیں اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے جسے ہم نے اپنی آیتیں عطا کیں، پھر وہ ان سے نکل بھاگا)

[الاعراف: ۱۷۵]۔ یہ اللہ کا فرمانبردار انسان تھا، اللہ نے اسے علم اور دین عطا کیا تھا، اور دین کی پابندی کے سبب اس کا مقام اور مرتبہ بلند کیا تھا؛ لیکن اس دین کے پابند انسان پر جلد ہی فتنے کی آندھیاں اور دنیا کی زہریلی لُو چلنے لگی، تو وہ دنیا کی طرف لپکا، اس سے غٹاغٹ پینے لگا اور اس کی وادیوں سے بھر بھر کر لینے لگا۔ پھر رفتہ رفتہ وہ دین کی پابندی چھوڑنے لگا، اللہ تعالیٰ کی بندگی چھوڑنے لگا، اور اپنا رخ شہوات کے قبلے کی طرف پھیر لیا، یہاں تک کہ وہ اس مرحلے تک جا پہنچا جہاں اس نے دین داری اور پابندی کا لباس اتار پھینکا اور دنیا کی دلدل میں دھنس گیا – جیسے آج بہت سے مسلمان، خاص طور پر ہمارے اس دور میں، اس میں دھنس چکے ہیں اور اب بھی دھنستے جا رہے ہیں۔ تو اب اللہ کے ہاں اس کا حقیقی مقام کیا رہ گیا؟

اب – بالکل اب – دین کی پابندی کے بغیر اللہ کے ترازو میں اس کی کیا قیمت رہ گئی؟ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

سورۃ الاعراف – آیات ۱۷۵ تا ۱۷۶

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ﴾

اور انہیں اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے جسے ہم نے اپنی آیتیں عطا کیں، پھر وہ ان سے نکل بھاگا، تو شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں کے ذریعے اسے بلند کر دیتے، لیکن وہ زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑا، تو اس کی مثال کتے کی سی ہے...

سبحان اللہ! اگر ہم اس منظر پر اچھی طرح غور کریں تو اللہ کی قسم یہ بہت بڑا، بہت بڑا منظر ہے! یہ انسان جسے پہلے ربانی انسان کہا جاتا تھا کیونکہ وہ دین کا پابند تھا، اس کے بعد اچانک اللہ اسے کتے سے تشبیہ دیتا ہے – جی ہاں، کتے سے۔

تاکہ یہ لوگوں کے لیے ایک واضح پیغام ہو کہ اللہ اپنی مخلوق کے ساتھ کھیل نہیں کرتا، نہ ان سے دل لگی کرتا ہے، نہ ان کی خوشامد کرتا ہے، اور یہ کہ اس کا ترازو ایک ہے اور اٹل ہے جو سب پر یکساں لاگو ہوتا ہے؛ جو دین کا پابند ہے اس کے لیے عزت ہے، اور جس نے دین کی پابندی کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا، اللہ نے اسے جانوروں کی فہرست میں پھینک دیا، پھر اس کی کوئی عزت نہیں، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔

جی ہاں، اے بھائیو! دین کی پابندی کے بغیر کسی ذمہ دار کی کیا قیمت ہے؟ اس کی کیا قیمت ہے؟ اور اللہ کے ترازو کے بارے میں نبی ﷺ فرماتے ہیں، جیسا کہ مسند احمد میں قوی سند کے ساتھ ہے: "جو شخص دس

آدمیوں کا بھی امیر ہو، اسے قیامت کے دن طوق پہنا کر لایا جائے گا؛ اسے صرف عدل ہی چھڑائے گا، یا ظلم ہلاک کر دے گا۔"

لوگ ذمہ دار اور صاحبِ منصب کی قدر اس کے منصب، اس کی کرسی اور اس کے تخت کی وجہ سے بڑھا دیتے ہیں، لیکن اللہ کا ترازو مخلوق کے ترازوؤں سے بالکل مختلف ہے۔ اللہ کا ترازو اس صاحبِ منصب کی قدر تب کرتا ہے جب وہ اپنے منصب پر رہتے ہوئے عدل قائم کرے اور اپنے رب عزوجل سے ڈرے؛ ورنہ اللہ کے ہاں اس کی نہ کوئی قدر ہے نہ عزت، چاہے لوگ اسے کتنا ہی پھلائیں اور اس کے منصب کو کتنا ہی چمکائیں — جہنم اس کی منتظر ہے، وہ اس حال میں وہاں آئے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے، اور اس دن اسے اس کے عدل اور تقویٰ کے سوا کوئی چیز فائدہ نہ دے گی۔

جی ہاں، اے بھائیو! دین کی پابندی کے بغیر طالبِ علم اور استاد کی کیا قیمت ہے؟ دین کی پابندی کے بغیر ڈگریوں اور ڈگری والوں کی کیا قیمت ہے؟ اور اللہ کا ترازو اس بارے میں کہتا ہے — جیسا کہ حدیث میں ہے — کہ نبی ﷺ "یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے۔" اور آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے وہ علم، جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جاتی ہے، صرف اس لیے سیکھا کہ اس کے ذریعے دنیا کا کوئی سامان حاصل کرے، وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔"

ہم پڑھتے ہیں اور ڈگریاں حاصل کرتے ہیں، ہم ڈگری یافتہ اساتذہ بھی ہو سکتے ہیں، مخلوق کے ہاں اور ان کے پیمانوں میں ہمارا ایک مقام ہوتا ہے اور وہ ہماری علمی حیثیت کی وجہ سے ہم سے متاثر ہوتے ہیں؛ لیکن اللہ کا ترازو کہتا ہے کہ وہ عالم جسے اس کا علم نفع نہ دے اور جو اپنی علمی اور پیشہ ورانہ زندگی میں اللہ سے نہ ڈرے، ڈگری تو اٹھائے ہوئے ہو مگر اس کا دین، اس کی نماز، اس کا تقویٰ اور اس کی امانت داری اس بات کی گواہی نہ دیں کہ وہ اس میں صراطِ مستقیم پر تھا — تو یہ عالم، وہ استاد، وہ تعلیم یافتہ لوگ اور ڈگریوں والے **اس گدھے کی طرح ہیں جو کتابیں لادے ہوئے ہو!** جہنم ان کی منتظر ہے اور وہ دوسروں سے زیادہ ان کی حقدار ہے؛ کیونکہ اہلِ علم ہی سب سے بڑھ کر اس کے لائق ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔

جی ہاں، اے بھائیو! دین کی پابندی کے بغیر ملازم، تاجر اور مزدور کی کیا قیمت ہے؟ اور اللہ کا ترازو کہتا ہے — جیسا کہ حدیث شریف میں ہے —: "جس نے جان بوجھ کر کوئی فرض نماز چھوڑ دی، اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو گیا۔" اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی، اس کا عمل ضائع ہو گیا۔"

لوگوں کے پیمانوں میں تو اے ملازم اور اے تاجر! تم قابلِ رشک ہو سکتے ہو، کچھ لوگ تمہاری جگہ کی تمنا کرتے ہیں، تمہیں سلام پیش کیے جاتے ہیں اور تمہاری تعریفوں کے پل باندھے جاتے ہیں؛ لیکن اللہ کے

ترازو میں ایک فرض بھی تم سے چھوٹ جائے تو تم اللہ کے ہاں پستی کی انتہا تک دھنس جاتے ہو۔ تو اے بڑے افسر اور اے مالدار تاجر! تمہارا کیا حال ہوگا اگر تم نماز سے غافل ہو، یا دھوکے باز ہو، یا حرام کھاتے ہو — اس کے بعد تم اللہ کے ترازو میں اپنی کیا قدر سمجھتے ہو؟

جی ہاں، اے بھائیو! عیش و عشرت اور لہو و لعب والوں کی کیا قیمت ہے، وہ لوگ جو لذتوں اور شہوتوں کی دنیا میں ڈوبے ہوئے ہیں اور اپنی آخرت کی قیمت پر دنیا کے مزے لوٹتے ہیں؟ ان کی کیا قیمت ہے جبکہ اللہ کا ترازو ان کے بارے میں کہتا ہے — جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے —: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اہلِ دوزخ میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ ناز و نعمت میں تھا، پھر اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: اے ابنِ آدم! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی؟ کیا تجھ پر کبھی کوئی نعمت گزری؟ وہ کہے گا: نہیں، اللہ کی قسم اے میرے رب!"

ایک ہی غوطہ، ایک ہی ڈبکی، ایک ہی غوطہ زنی نے عیش و عشرت اور شہوتوں میں ڈوبے ہوئے اس شخص کو عمر بھر کی ساری لذتیں بھلا دیں؛ اسے ان شہوتوں اور سیر سپاٹوں، کھیل تماشوں اور میلوں، خیموں اور آرام کی نیندوں، دلکش ساحلوں اور پُرسکون ہوٹلوں میں سے کچھ بھی یاد نہ رہا۔ وہ اللہ کے ترازو میں جلا ہوا، سوکھا اور خاک آلود ہے، اگرچہ لوگوں کے پیمانوں میں وہ بھرے پیٹ والا، مسکراتے چہرے والا اور خوشحال زندگی والا دکھائی دیتا ہے۔

جی ہاں، اے سمجھدار مومن! میری کیا قیمت ہے؟ تمہاری کیا قیمت ہے؟ اس عورت کی کیا قیمت ہے؟ ان عورتوں کی کیا قیمت ہے؟ ان مردوں کی کیا قیمت ہے؟ دین کی پابندی کے بغیر انسان کی کیا قیمت ہے؟ اور اللہ کا سچا ترازو کہتا ہے:

سورۃ الاعراف – آیت ۱۷۹

﴿أُولَئِكَ كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ﴾

یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ؛ یہی لوگ غافل ہیں۔

تو اے انسان! جو چاہو بنو — بادشاہ بنو یا غلام، ذمہ دار بنو یا مزدور، مالدار بنو یا فقیر، عالم بنو یا جاہل، معزز بنو یا معمولی — اس دنیا میں جو جی چاہے بنو؛ اللہ کے ہاں تمہاری ہرگز کوئی قدر نہیں ہوگی جب تک تم اللہ کی شریعت کے پابند نہ بنو، اور اللہ ہرگز تمہاری پروا نہیں کرے گا جب تک تم اللہ کی شریعت کی تعظیم کرنے والے نہ بنو۔ آپ ﷺ نے فرمایا، جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے: "قیامت کے دن ایک بڑا موٹا تازہ آدمی آئے گا، مگر اللہ

کے ہاں اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا۔" مچھر کا پر! پورا مچھر بھی نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر چاہو تو پڑھ لو:"

سورۃ الکہف - آیت ۱۰۵

﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾

تو ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔

لیکن اے بھائیو! اس کے برعکس: دین کی پابندی کے ساتھ انسان کی کیا قیمت ہے؟ آئیے نبی ﷺ کے زمانے کا یہ واقعہ سنیں جو ہمارے سامنے دین کے پابند بندے کی قدر کا کچھ حصہ کھول کر رکھ دیتا ہے: **صحیح مسلم** میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک غزوے میں تھے، اللہ نے آپ کو مالِ غنیمت عطا فرمایا، تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: "کیا تم کسی کو گم پاتے ہو؟" انہوں نے کہا: جی ہاں، فلاں، فلاں اور فلاں کو۔ پھر آپ نے فرمایا: "کیا تم کسی کو گم پاتے ہو؟" انہوں نے کہا: جی ہاں، فلاں، فلاں اور فلاں کو۔ پھر آپ نے فرمایا: "کیا تم کسی کو گم پاتے ہو؟" انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: "لیکن میں **جُلیبیب** کو گم پاتا ہوں، اسے تلاش کرو۔" چنانچہ انہیں شہداء میں تلاش کیا گیا تو وہ سات آدمیوں کے پہلو میں ملے جنہیں انہوں نے قتل کیا تھا، پھر ان لوگوں نے انہیں شہید کر دیا تھا۔ نبی ﷺ تشریف لائے، ان کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اس نے سات کو قتل کیا، پھر انہوں نے اسے قتل کر دیا؛ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔"

یہ ہے اللہ کی شریعت کے پابند انسان کی قدر، اور یہ ہے اس کا مقام: اگر لوگ اسے نہ جانیں تو لوگوں کا رب اسے جانتا ہے؛ اگر انسان اس کی قدر نہ کریں تو انسانوں کا رب اس کی قدر کرتا ہے؛ اگر اہلِ دنیا اس کی پروا نہ کریں تو اہلِ جنت اس کی پروا کرتے ہیں؛ اور اگر فانی دنیا میں اس کا کوئی سماجی مرتبہ تسلیم نہ کیا جائے تو باقی رہنے والی آخرت میں اس کے لیے بلند مرتبہ ہے۔

اے دین کے پابند! اے اپنے رب کے فرمانبردار! اے اپنے نبی ﷺ کی پیروی کرنے والے! فتنوں کے باوجود جس راہ پر ہو اس پر مضبوطی سے جمے رہو، اور آزمائشوں کے باوجود اسی پر صبر کرو۔

اے سیدھی راہ پر چلنے والے نوجوان! دنیا کی پرکشش رکاوٹوں اور اس کی تباہ کن شہوتوں کے باوجود جس راہ پر ہو اس پر صبر کرو؛

اے باپردہ بیٹی، عائشہ اور فاطمہ کی پیاری! شر کی رکاوٹوں کے باوجود اپنی پاکدامنی اور بھلائی پر مضبوطی سے قائم رہو۔ کیونکہ اے دین کے پابند مردو! تمہارا یہ زمانہ، اور اے دین کی پابند عورتو! تمہارے یہ دن، صبر کے

اور صبر کرنے والے مردوں اور عورتوں کے دن ہیں، جن پر محمد ﷺ نے تمہیں سب سے بڑی خوشخبری دی ہے؛ تو ان کی بات غور سے سنو جب وہ ﷺ فرماتے ہیں: "تمہارے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں، ان میں صبر کرنا انگارے کو مٹھی میں پکڑنے کی طرح ہوگا؛ ان میں عمل کرنے والے کو ان پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا جو اس جیسا عمل کریں۔" صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان میں سے پچاس کا اجر؟ آپ نے فرمایا: "تم میں سے پچاس کا اجر!"

اے دین کے پابندو! اے رب العالمین کی عبادت کرنے والو! تم ہی، صرف تم ہی، اس دنیا میں اللہ کی نظرِ عنایت کا مرکز ہو۔ اگر تمہارا وجود نہ ہوتا تو اللہ ساری مخلوق کو یکسر ہلاک کر دیتا؛ اگر تمہاری توحید اور تمہارے سجدے نہ ہوتے، اگر تمہاری نیکی اور تمہاری دعوت نہ ہوتی، تو اللہ نہ صبح کو روشن ہونے کی اجازت دیتا اور نہ سورج کو طلوع ہونے کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے: "نیک لوگ ایک کے بعد ایک رخصت ہوتے جائیں گے، اور جَو یا کھجور کے بھوسے جیسا کچرا باقی رہ جائے گا، اللہ کو ان کی ذرہ بھر پروا نہ ہوگی۔"

اسی لیے جب زمین موحدین اور نیک لوگوں سے خالی ہو جائے گی تو قیامت کے تباہ کن طوفان اس پر چھا جانا شروع ہو جائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا، جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں 'اللہ، اللہ' کہنا ختم نہ ہو جائے۔" تو اللہ کے واسطے دین کے پابندوں کا خیال رکھو! اللہ ان کی حفاظت فرمائے، ان کی نگہبانی فرمائے اور انہیں اپنے فضل سے مزید عطا فرمائے۔ تو اے انسان! ان سے جا ملو اور ان کی کشتی میں سوار ہو جاؤ۔

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکت نازل فرما۔

اما بعد: اے دین کی پابند امت! اے محمد ﷺ کی راہ پر چلنے والو! تم محمد ﷺ کے، ان کی دعوت کے اور ان کی امت کے مددگار ہو؛ تم ہی وہ ہو جن کے باقی رہنے کی خوشخبری نبی ﷺ نے دی — ایک زندہ دل کی صورت میں جو اس امت کے جسم میں دھڑکتا ہے، اور ایک روشن نور کی صورت میں جو امت کی زندگی کے گھٹاٹوپ اندھیروں کو منور کرتا ہے اور اس سے بہتان اور غم کو دور کرتا ہے۔

تم ہی وہ ہو جن کا وصف رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا — جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے —: "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا۔" جی ہاں، "حق پر غالب"، حق کو مضبوطی سے تھامے ہوئے، اور صرف حق ہی کی مدد کرنے والے۔ اور اس امت میں حق کے پیروکار — تاریخ کے ہر دور میں — ہر باطل بات اور ہر جھوٹے دعوے کا مقابلہ کرتے رہے ہیں جو اسلام اور نبیِ اسلام ﷺ پر لگایا جاتا ہے۔

اور الحمد للہ ہم آج بھی نبی ﷺ کے پیروکاروں کے وہ سچے مؤقف دیکھ رہے ہیں جو وہ ان لوگوں کے سامنے اختیار کرتے ہیں جو دعوتِ حق پر اپنا کچرا اور اپنا زہر اُگلتے ہیں، اور جن کی زبانیں امت کے داعیوں کے خلاف کینے، گالی گلوچ اور ایذا رسانی سے ٹپکتی ہیں — اس ارادے سے کہ اسلام کا سفر روک دیں اور اس کے داعیوں کی تاثیر کو مفلوج کر دیں۔

لیکن ہمارے نبی ﷺ نے اپنے پیروکاروں کا وصف یوں بیان فرمایا: "جو انہیں بے یار و مددگار چھوڑے یا جو انہیں ایذا دے، وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔" چنانچہ وہ باطل کو دفع کرتے ہیں، حق کا دفاع کرتے ہیں اور بغیر تھکے اور بغیر اکتائے محمد ﷺ کی راہ پر چلتے رہتے ہیں، چاہے منہ موڑنے والے منہ موڑتے رہیں؛ لیکن دین کے پابند اور نبوت و صحابہ کی راہ پر کام کرنے والے داعی اسی راہ پر گامزن ہیں، ثابت قدم ہیں، ڈٹے ہوئے ہیں، اپنے مولا پر بھروسہ رکھتے ہیں، اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اور اپنے دین کے پابند ہیں۔

سورۃ الاحزاب - آیت ۵۶

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام بھیج۔ اے اللہ! خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، اور تمام صحابہ کرام اور تابعین سے، اور ہم سے بھی ان کے ساتھ، اپنی رحمت کے صدقے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ اے اللہ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو، مومن مردوں اور عورتوں کو، زندوں کو اور فوت شدگان کو بخش دے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے، اور اپنے موحد بندوں کی ہر جگہ مدد فرما۔

اے اللہ! ہمارے اعمال کو نیک بنا دے، انہیں اپنی رضا کے لیے خالص کر دے، اور ان میں کسی اور کا کوئی حصہ نہ رکھ، اے رب العالمین۔

اے اللہ! ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کے والدین پر رحم فرما، اور ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے ہمیں بچپن میں پالا۔ اے اللہ! ہمارے مریضوں اور تمام مسلمان مریضوں کو شفا دے، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور فرما، غم زدوں کا غم دور فرما، اور مقروضوں کا قرض ادا فرما۔ اے اللہ! دنیا بھر کے پریشان حال مسلمانوں کی پریشانی دور فرما، اور ہمارے کمزور بھائیوں اور بہنوں سے ظلم اور آزمائش دور فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے ذریعے دوسروں کو ہدایت دے، اور ہمیں ہدایت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنا نصیب فرما۔ اے اللہ! ہمارے وطن اور تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس کی بھی حفاظت فرما، اور اس میں امن، سلامتی اور خوشحالی قائم رکھ۔ اے اللہ! اس مرکز اور اس مسجد کے ذمہ داران کو کامیابی عطا فرما، ان کے کاموں میں برکت دے، اور اسے علم و ذکر کا گھر بنا دے۔ اے اللہ! ہمیں نفع بخش علم، نیک عمل اور نیک اولاد عطا فرما۔

سورۃ النحل - آیت ۹۰

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

سورۃ البقرہ - آیت ۱۵۲

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔